شراب اٹھانے یا بیچنے کی نوکری کرنا کیسا؟

مجیب: مولانا محمد شفیق عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2506

تاریخ اجراء: 17 شعبان المعظم 1445ھ / 28 فروری 2024ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

میں یوکے میں شاپ پر کام کرتا ہوں، جہاں مجھے شراب اٹھانی اور بیچنی بھی پڑتی ہے۔ اس سے ملنے والے پیسے کیا کسی کو ڈونیٹ یا کسی صدقے میں لگا سکتا ہوں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں آپ کا وہاں جاب کرنا ہی ناجائز و گناہ ہے۔ وجہ یہ ہے کہ جن چیزوں کا کھانا پینا خود مسلمان کے لیے ناجائز ہے، وہ چیزیں مسلمانوں کو تو درکنار، غیر مسلموں کو بھی کھانے پینے کے لیے فراہم کرنا، ناجائز ہے، کیونکہ صحیح قول کے مطابق کفار بھی فروعات کے مکلّف ہیں، انہیں کھانے پینے کے لیے حرام اشیاء فراہم کرنا ضرور گناہ پر تعاون ہے اور اللہ پاک نے گناہ پر تعاون کرنے سے منع فرمایا ہے۔

مسلم و غیر مسلم کو کھانے پینے کے لیے حرام اشیاء فراہم کرنا گناہ پر تعاون ہے، اور گناہ پر تعاون جائز نہیں۔ اللہ پاک نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا: ﴿وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ﴾ ترجمہ کنز العرفان: ”اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو، بیشک اللہ شدید عذاب دینے والا ہے۔“ (پارہ 6، سورۃ المائدہ، آیت 2)

حدیث پاک میں شراب سے متعلق دس افراد پر لعنت فرمائی گئی ہے۔ چنانچہ جامع ترمذی میں ہے: ”لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فی الخمر عشرۃ: عاصرھا و معتصرھا و شاربھا و حاملھا و المحمولۃ الیہ و ساقیھا و بائعھا و اٰکل ثمنھا و المشتری لھا و المشتراۃ لہ“ ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے معاملے میں دس بندوں پر لعنت فرمائی ہے، جو شراب کے لیے شیرہ نکالے، جو شیرہ نکلوائے، جو شراب

پیے، جو اٹھا کر لائے، جس کے پاس لائی جائے، جو شراب پلائے، جو بیچے، جو اس کے دام کھائے، جو خریدے اور جس کے لیے خریدی جائے۔" (جامع ترمذی، ابواب البیوع، جلد 1، صفحہ 242، مطبوعہ کراچی)

کفار بھی فروعات کے مکلّف ہیں، چنانچہ بدائع الصنائع میں ہے: "حرمة الخمر والخنزیر ثابتة فی حقهم کما هی ثابتة فی حق المسلمین، لانهم مخاطبون بالحرمات وهو الصحیح عند اهل الاصول" ترجمہ: شراب اور خنزیر کی حرمت غیر مسلموں کے حق میں بھی بالکل اسی طرح ثابت ہے، جس طرح مسلمانوں کے حق میں ثابت ہے، کیونکہ وہ بھی محرمات کے مکلف ہیں اور یہی اہلِ اصول کے نزدیک صحیح ہے۔" (بدائع الصنائع، کتاب السیر، جلد 6، صفحہ 83، مطبوعہ کوئٹہ)

فتاوی رضویہ میں ہے: "صحیح یہ ہے کہ کفار بھی مکلّف بالفروع ہیں۔" (فتاوی رضویہ، جلد 16، صفحہ 382، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

کفار کو شراب پلانے کے متعلق ہدایہ شریف میں ہے: "ولا ان یسقی ذمیا ولا ان یسقی صبیا للتداوی والوبال علی من سقاہ" ترجمہ: ذمی اور بچہ کو دوا کے لیے (بھی) شراب پلانا، جائز نہیں اور اس کا وبال پلانے والے پر ہوگا۔" (الھدایہ، کتاب الاشربہ، جلد 4، صفحہ 503، مطبوعہ پشاور)

اور ناجائز کام کی نوکری کے متعلق موسوعہ فقہیہ کویتیہ میں ہے: "اتفقوا علی انه لا یجوز للمسلم ان یؤجر نفسه للکافر لعمل لا یجوز له فعله کعصر الخمر ورعی الخنازیر وما اشبه ذلک" ترجمہ: فقہاء کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مسلمان کا کافر کے پاس ایسے کام کے لیے اجیر ہونا، جائز نہیں جو کام اس کے لیے شرعاً جائز نہ ہو، جیسے شراب (کے لیے انگور) نچوڑنا، خنزیروں کو چرانا اور اسی طرح کے دیگر ناجائز افعال۔" (موسوعہ فقھیہ کویتیہ، جلد 19، صفحہ 45، مطبوعہ کویت)

سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "شراب کا بنانا، بنوانا، چھونا، اٹھانا، رکھنا، رکھوانا، بیچنا، بکوانا، مول لینا، دلوانا سب حرام حرام ہے اور جس نوکری میں یہ کام یا شراب کی نگہداشت، اس کے داموں کا حساب کتاب کرنا ہو، سب شرعاً ناجائز ہیں۔ قال اللہ تعالی: ﴿وَلَا تَعَاوَنُوۡا عَلَى الۡاِثۡمِ وَالۡعُدۡوَانِ﴾" (فتاوی رضویہ، جلد 23، صفحہ 565، 566، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net